مرثیہ:۲

www.emarsiya.com

مطلعِ الہامی

حسینؑ قوتِ صبر آزمانے جاتے ہیں

۱

حسینؑ قوتِ صبر آزمانے جاتے ہیں
کمالِ زورِ امامت دکھانے جاتے ہیں
پسر کی لاش کو رَن سے اٹھانے جاتے ہیں
قریں سے فوجِ عدو کو ہٹانے جاتے ہیں
یہی ہے فکر کہ بے چین میرا لال نہ ہو
شبیہِ احمد مرسلؐ ہے پائمال نہ ہو

۲

قدم قدم پہ یہ فرماتے ہیں امام حسینؑ
صدا تو دو علی اکبرؑ کہ قلب ہے بے چین
کدھر تلاش کروں تم کو میں بہ شیون وشین
جہاں ہے آنکھوں میں تاریک گم ہے نورالعین
ستم کی فوجوں میں تنہا پدر کو چھوڑ گئے
جوان ہو کے ضعیفی میں آس توڑ گئے

۳

اِدھر یہ کہتے ہوئے جاتے تھے کہ آئی صدا
قریبِ مرگ ہوں میں جلد آیئے بابا
پہنچ کے پاس شہِ دیں نے آہ واویلا
پسر کو آنکھوں سے دم توڑتے ہوئے دیکھا
سرہانے جا کے شہِ مشرقین بیٹھ گئے
پکڑ کے ہاتھوں سے دل کو حسینؑ بیٹھ گئے

۴

کہا یہ شاہ نے بیٹا اٹھو پدر آیا
خیال جس کا تھا مجھ کو وہی نظر آیا
تمہیں خبر بھی ہے کیوں کر یہ نوحہ گر آیا
ہر ایک گام پہ منھ کو مرے جگر آیا
ہزاروں ٹھوکریں کھائی ہیں راہ میں بیٹا
زمانہ تار تھا میری نگاہ میں بیٹا

۵

کراہتے ہو یہ رہ رہ کے کیوں علی اکبرؑ
یہ ہاتھ سینے پہ رکھے ہیں کس لئے دلبر
ذرا ہمیں تو دکھاؤ کہ پھٹ رہا ہے جگر
ہٹائے ہاتھ جو اکبرؑ نے یا علیؑ کہہ کر
پسر کے زخمِ جگر کو حسینؑ نے دیکھا
پدر کا یاس سے منھ نورِ عین نے دیکھا

۶

حسینؑ نے جو کیا غور آہ واویلا
تو دیکھا سینے میں برچھی کا پھل ہے ٹوٹ گیا
کہا یہ شاہ نے دیکھو نہ اِس طرف بیٹا
سناں نکالتا ہوں میں نہ تڑپو بہرِ خدا
کہاں ہیں حضرت یعقوبؑ اک نظر دیکھیں
جو دیکھ سکتے ہوں یہ ہمتِ پدر دیکھیں

۷

کدھر ہیں آئیں ذرا دیکھنے خلیلِ اللہ
www.emarsiya.com
جہاں کو شانِ [illegible]
یہی ہیں صابر وشاکر یہی ہیں حق آگاہ
رضائے حق پہ ہیں مائل حسینؑ خاطر خواہ
نہ آہ لب پہ نہ رومال رخ پہ ڈالتے ہیں
پسر کے سینے سے برچھی کا پھل نکالتے ہیں

۸

سناں کو کھینچ کے کرتے ہیں شکر امامِ امم
[illegible] رہا ہے دم
نہیں ہے کوئی مددگار شہ کا ہائے ستم
بلا کا دشت ہے اور بے کسی کا ہے عالم
سرہانے بیٹھے کے یٰسین پڑھ رہے ہیں حسینؑ
حدودِ صبر سے بھی آگے بڑھ رہے ہیں حسینؑ

۹

سوئے خیام نظر شہ کی اٹھ گئی ناگاہ
تو دیکھا خیمے سے نکلی ہیں زینبِؑ ذی جاہ
کھلا ہے سر نہیں پردے کی غم میں کچھ پرواہ
یہ حال دیکھ کے بالیں سے اٹھ کھڑے ہوئے شاہ
کہا پکار کے خیمے میں جلد جاؤ بہن
حسینؑ زندہ ہے باہر ابھی نہ آؤ بہن

۱۰

ابھی میں لاتا ہوں اس نیم جاں کو خیمے میں
ابھی میں لاتا ہوں تشنہ دہاں کو خیمے میں
تمہارے لال کو شیر ژیاں کو خیمے میں
ابھی میں لاتا ہوں کڑیل جواں کو خیمے میں
خدا کے واسطے پردے کی آبرو رکھو
جو ماں کی تھی وہی تم تاحیات خو رکھو

۱۱

یہ بات سن کے گئیں گھر میں زینبِؑ مضطر
اِدھر یہ شاہ نے دیکھا کہ مر گئے اکبرؑ
اٹھائیں لاش کو تنہا امامِ دیں کیوں کر
گئے جہان سے سب شہ کے ناصر ویاور
زمیں کو دیکھتے ہیں آسماں کو دیکھتے ہیں
حسینؑ پاس سے کڑیل جواں کو دیکھتے ہیں

۱۲

پکارتے ہیں کہ عباسؑ نہر سے آؤ
اٹھا کے لاش بھتیجے کی گھر میں لے جاؤ
ہمیں بھی ساتھ میں بازو پکڑ کے پہنچاؤ
جو ہو سکے تو خدا کے لئے ترس کھاؤ
گئے تھے لینے کو پانی یہ کیا ہوا بھائی
نہ آئے پھر کے ترائی کی یہ ہَوا بھائی

www.emarsiya.com

۱۳

کہاں ہو قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ آؤ ادھر
کدھر ہیں مسلمؑ [illegible]
بہت عزیز تھا تم کو مرا علی اکبرؑ
مگر اب ایسے ہو غافل کہ کچھ نہیں ہے خبر
کہاں پہ بیٹھے ہو اے میرے لاڈلو جا کے
اٹھاؤ لاش برادر کی دشت سے آ کے

۱۴

حبیبِ ابنِ مظاہرؑ زہیرؑ خوش انجام
[illegible] نیک مقام
پکار کر کہا شہ نے ہر اِک کو نام بنام
اٹھو اٹھو مرے شیرو مدد کا ہے ہنگام
بلانصیب کے تم بے کسی میں کام آؤ
جو فرض جانتے ہو نصرتِ امامؑ آؤ

۱۵

اِدھر یہ جملہ دہن سے امامؑ کے نکلا
اُدھر یہ دیکھا کہ لاشہ ہر ایک کا تڑپا
کٹے گلوں سے صدا آئی کیا کریں مولاؑ
اجل کے آنے سے مجبور ہیں قسم بخدا
ہزار بار جو زندہ ہوں حق کا کام کریں
خدا گواہ یونہی نصرتِ امامؑ کریں

۱۶

حسینؑ بولے کہ شاباش مرحبا شیرو
کہا جو تم نے وہ سب سچ ہے باوفا شیرو
یہ مقتضا بشریت کا ہے بجا شیرو
میں دے رہا ہوں تمہیں اس لئے صدا شیرو
کہ ایسے وقت میں انصار یاد آتے ہیں
نہ آؤ تم ہی لاشِ پسر اٹھاتے ہیں

۱۷

یہ کہہ کے شاہ نے فرمایا اے علی اکبرؑ
تمہاری لاش کو خیمے میں لے چلوں کیوں کر
بتائے کیا تمہیں بیٹا حسینؑ خستہ جگر
اٹھائے صدمے وہ میں نے کہ جُھک گئی ہے کمر
ہمارا کون ہے دنیا میں دیکھ لو بیٹا
خود اپنے پاؤں سے خیمے میں تم چلو بیٹا

۱۸

کہا یہ شاہ نے جس دم تڑپ گیا لاشہ
حسینؑ سمجھے کہ فرزند ہے ابھی زندہ
کہا یہ شہ نے مرے لال کیا ہوا صدمہ
زباں سے کچھ تو کہو کیوں بدل گیا نقشہ
وہ دیکھو خیمے سے اہلِ حرم نکلتے ہیں
نہ تڑپو ہم تمہیں مقتل سے لے کے چلتے ہیں

www.emarsiya.com

۱۹

غرضکہ لاشِ پسر کو اٹھایا سرور نے
درِخیام سے [illegible]
پکار کر کہا آؤ ہراک کو مضطر نے
دکھایا دن یہ مجھے بی بیو مقدر نے
عروسِ مرگ سے شادی ہوئی ہے اکبرؑ کی
برات آتی ہے مقتل سے میرے دلبر کی

۲۰

حسینؑ اتنے میں خیمے کے پاس جا پہنچے
[illegible] لقا پہنچے
ہر ایک بی بی کو دیتے ہوئے صدا پہنچے
تھا انتظار تمہیں جن کا لو وہ آپہنچے
ہم اپنے لال کو دُولھا بنا کے لائے ہیں
یہ آپ آ نہ سکے ہم اٹھا کے لائے ہیں

۲۱

پسر کی لاش جو خیمے میں لے گئے سرور
یہ حال تھا کہ کسی کو نہ تھی کسی کی خبر
لٹا کے بیٹے کو فرمایا شہ نے اے خواہر
تم اپنی گود کے پالے کو دیکھ لو آکر
جواں ہوئے تھے یہ بہنا جہاں سے جانے کو
بہار اپنی دکھا کر چلے زمانے کو

۲۲

کہاں ہیں مادرِ اکبرؑ پسر کے پاس آئیں
جو دیکھنا ہو تو کہہ دو کہ باحواس آئیں
بہت تھی ان کو تمنا بہت تھی آس آئیں
خدا کے واسطے بانوئے حق شناس آئیں
جوان بیٹے کی میت پہ آکے بین کریں
ادا حدودِ شریعت میں فرضِ عین کریں

۲۳

کدھر ہیں بہنیں برادر کو دیکھ لیں آکر
کہ جاکے اب نہ پھریں گے کبھی علی اکبرؑ
کوئی یہ عابدِ بیمارؑ سے کہے جا کر
کہ بھائی آیا ہے ملنے کو تم سے اے مضطر
جہاد کرکے پھرے خون میں نہائے ہیں
یہ داد لینے شجاعت کی تم سے آئے ہیں

۲۴

اٹھا کے جھولے سے لے آئے کوئی اصغرؑ کو
کہ وہ بھی ایک نظر دیکھ لے برادر کو
اسے بھی جانا ہے دم میں جہادِ اکبر کو
یقین ہے آئے اسی طرح پھر کے وہ گھر کو
خدا کا شکر ہے اولاد میرے کام آئی
کہ راس آج کے دن محنتِ امامؑ آئی

www.emarsiya.com

۲۵

کہا یہ شاہ نے جب حشر ہوگیا برپا
کسی کو اپنے [illegible]
ہراک کو صبر کی تلقین کرتے تھے مولا
جناب زینبؑ مضطر نے رو کے شہ سے کہا
حضور میں نے بڑی محنتوں سے پالا ہے
یہ نوجواں مرا اٹھارہ سال والا ہے

۲۶

کوئی بتائے میں کس طرح آہ صبر کروں
[illegible] سے صدمے سہوں
کن آنکھوں سے علی اکبرؑ کی لاش کو دیکھوں
جہاں سے جائے جواں لال اور میں زندہ رہوں
بس اب تو حق سے دعا ہے کہ موت آجائے
حسینؑ بھائی خود اپنی بہن کو دفنائے

۲۷

کیسے ہوں جس پہ فدا میں نے اپنے دونوں پسر
نہ روئے لاش پہ اس کی یہ بے کس و مضطر
کہا یہ زینبِؑ مغموم نے جو رو رو کر
بپا ہوا حرمِ شاہِ دیں میں اک محشر
کسی کے لب پہ تھے نالے تو کوئی روتا تھا
یہ جوشِ غم تھا کہ ہراک جان کھوتا تھا

۲۸

کوئی یہ کہتی تھی ہئے ہئے کدھر گئے بیٹا
زباں پہ تھا یہ کسی کی کہ ہوگئے ہیں خفا
کوئی یہ کہتی تھی بھائی مزاج ہے کیسا
جواب کچھ نہیں دیتے میں دے رہی ہوں صدا
سنا تھا ہم نے کہ صغراؑ کو لینے جاؤ گے
خبر نہ تھی کہ سناں تم جگر پہ کھاؤ گے

۲۹

جو دیکھا شاہ نے ہراک کا غیر ہے عالم
کہا کہ لاش سے ہٹ جاؤ کرچکے ماتم
نہ جان کھوؤ نہ روؤ تمہیں خدا کی قسم
رہے گا تا ابد ان کا جہاں میں زندہ غم
ہمارے دوست جوانی پہ اِن کی روئیں گے
یہ تا بہ حشر جوانی کی نیند سوئیں گے

۳۰

ہم ان کی لاش کو خیمے سے لے کے جاتے ہیں
جوان لال کی فرقت کا داغ اٹھاتے ہیں
رضائے حق کے لئے تم سے ہم چھڑاتے ہیں
جواِن سے پہلے گئے ہیں انہیں بلاتے ہیں
عزیز ویاور وانصار منتظر ہوں گے
ہمارے سارے مددگار منتظر ہوں گے

www.emarsiya.com

۳۱

ہے اِن کا عونؑ و محمدؑ کو انتظار بہت
جدائی شاق [illegible]
عزیز رکھتے تھے عباسِؑ نامدار بہت
وہ کرتے ہوں گے اِنہیں یاد بار بار بہت
حسینؑ وعدۂ طفلی وفا شتاب کرے
دعا کرو کہ خدا ہم کو کامیاب کرے

۳۲

ابھی ہر ایک کو سمجھا رہے تھے سرورِؑ دیں
[illegible] عابدِ غمگین
کیا جو غور تو دیکھا کہ کوئی پاس نہیں
عصا اٹھا کے چلے ناتوان و زار و حزیں
زباں پہ تھا کہ برادر سے ملنے آئے ہیں
کہاں ہیں ہم علی اکبرؑ سے ملنے آئے ہیں

۳۳

کیا جہاد ہزاروں سے نوجواں بھائی
حَسین وخوش قدو خوشرو وخوش بیاں بھائی
شبیہِ ختمِ رسلؐ زینتِ جہاں بھائی
بچھڑ کے بھائی سے جاتے ہو اب کہاں بھائی
جواب کچھ نہیں دیتے یہ کیا ہوا آخر
تم اپنے بھائی سے کیوں ہو گئے خفا آخر

۳۴

سنی جو شاہ نے بیمار ناتواں کی صدا
پسر کی لاش سے روتے ہوئے اٹھے مولا
کہا کہ آئے ہو ملنے کو کس سے اے بیٹا
تمہارے بھائی نے غربت میں ہم کو چھوڑ دیا
نہال ہو کے پھرے پھل ملا جوانی کا
سپرد کام ہوا تم کو ساربانی کا

۳۵

ذرا سی دیر میں ہم کو بھی تم نہ پاؤ گے
ہمارے بعد ستم پر ستم اٹھاؤ گے
اسیر ہو کے سوئے شہرِ شام جاؤ گے
تمہیں رسولؐ کی امت کو بخشواؤ گے
میں ابتدا کے لئے تھا تم انتہا کے لئے
نہ چھوٹے دامنِ صبر و رضا خدا کے لئے

۳۶

تمہیں وہ کرنا ہے جو مجتبیٰؑ بھی کر نہ سکے
صلاحیت تھی مگر مرتضیٰؑ بھی کر نہ سکے
خدا گواہ کہ سب انبیاءؑ بھی کر نہ سکے
بس انتہا ہے رسولِ خداؐ بھی کر نہ سکے
خیال آتا ہے جب میں بھی کانپ جاتا ہوں
بیان کرتے ہوئے تم سے تھرتھراتا ہوں

۳۷

بندھیں گے ہاتھ عجب تم [illegible] سختیاں ہوں گی
گلے میں طوق [illegible]
تمھارے ساتھ میں سر ننگے بیبیاں ہوں گی
رسول زادیاںؑ پابندِ ریسماں ہوں گی
یہاں سے تم کو ہے زندانِ شام میں جانا
ہے سخت مرحلہ دربارِ عام میں جانا

www.emarsiya.com

۳۸

کہا یہ عابدؑ [illegible] نے شہ سے اے بابا
[illegible] کا کیا ہوگا
کہا حسینؑ نے کیا پوچھتے ہو اے بیٹا
کروگے صبر تو زندہ رہے گا دینِ خدا
تمام خلق کے ہادی و رہنما تم ہو
جہاں میں کشتیٔ امت کے ناخدا تم ہو

۳۹

تم اپنے خیمے میں جاؤ ابھی کرو آرام
رضائے حق کے جو طالب ہو صبر سے لو کام
بہت قریب ہے اے لال عصر کا ہنگام
خدا کرے کہ ہو یہ وقت بھی بخیر تمام
بشر کو چاہیے شکرِ خدا سے کام رہے
وہ خود رہے نہ رہے پر جہاں میں نام رہے

۴۰

یہ کہہ کے لاش اٹھائی چلے امامِ ہدیٰؑ
خیامِ شاہ میں اک حشر ہو گیا برپا
رواںؔ خموش کہ مجلس میں شورِ گریہ ہوا
غلام دے چکے آقا کو بیٹے کا پرسہ
اٹھا کے ہاتھ دعا کر جہاں میں چین رہے
ہر ایک گھر میں یوں ہی مجلسِ حسینؑ رہے